٦٣

قبضہ سے پہلے فروختگی کا حکم

بندہ نے قمر الحق کے ساتھ ڈیڑھ سال پہلے ایک سودا کیا تھا، اس کی تفصیل میں نے مفتی سمیع اللہ صاحب کو لکھ کر دی، انہوں نے مجھے جو جواب لکھ کر دیا ہے اس کے مطابق شریعت نے ہمارے معاملے کو سرے سے ہی ناجائز قرار دیا ہے، میرا سابقہ سوال اور مفتی صاحب کا جواب اس سوال کے ساتھ منسلک ہے، ان کا فتوی من وعن قبول ہے، مگر اس پر عمل کرنے میں میرے لیے شدید مشکلات ہیں، بلکہ موجودہ حالات میں اس پر عمل میرے لیے بالکل ناممکن ہے، کیونکہ اس کے لیے جو سرمایہ درکار ہے وہ میرے پاس نہیں ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

بندہ نے قمر الحق کو 329 بوری کھاد کی خرید کر دی تھی، قمر الحق نے اس کی رقم چھ لاکھ روپیہ 115 قسطوں میں مجھے واپس کی، بندہ نے اس تمام رقم کو خرچ کر لیا، اب بندہ کے پاس کوئی رقم، پلاٹ اور کاروبار وغیرہ نہیں ہے، بے روزگاری ہے، اب سابقہ سودا کیسے واپس لوٹاؤں؟ سابقہ سودا واپس لوٹانے میں بندہ کو کافی نقصان اٹھانا پڑتا ہے، وہ اس طرح کہ ڈیڑھ سال پہلے کھاد کا ریٹ 1830 روپے فی بوری تھا، اب ریٹ کم ہو کر 1280 روپے فی بوری ہو گیا ہے۔ اب اگر وہ 329 بوریاں واپس کرے تو بوریوں کی قیمت: 421120 روپے بنتی ہے۔ جبکہ میں نے اس کو کھاد 602070 روپے کی خرید کر دی تھی اور ایک لاکھ روپیہ میں نے پرافٹ لیا تھا، اس طرح مجھے 702070 روپے واپس کرنا ہوں گے، جبکہ میرے پاس ابھی کچھ بھی نہیں ہے، بلکہ ایک لاکھ روپیہ کا بیٹے کی شادی کی وجہ سے مقروض ہوں۔ اس قرض اور غربت کے عالم میں میرے لیے 329 بوریوں کی موجودہ قیمت کاٹنے کے بعد 380950 روپے واپس لوٹانا بہت مشکل ہے، جبکہ ایک لاکھ روپیہ مزید قرضہ بھی ہے، جو بہر صورت ادا کرنا ہے اور وہ اس رقم کے علاوہ ہے۔ لہذا برائے مہربانی کوئی آسان صورت نکال دیں تو آپ کی بہت نوازش ہوگی۔

وضاحت: سائل نے فون پر بتایا کہ جس وقت اس نے کھاد خریدی تو اتنی کھاد بائع کے پاس اسٹاک میں موجود تھی، نیز اس کوالٹی کی کھاد اب بھی بازار میں ملتی ہے۔

اَلجَوَابُ بِاسْمِ مُلْهِمِ الصَّوَابِ

بطور تمہید یہ جاننا ضروری ہے کہ خریدی گئی چیز کے بارے میں اصل حکم تو یہی ہے کہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے فروخت کرنا جائز نہیں، اس طرح کی خرید وفروخت شرعاً فاسد اور ناجائز ہے، ایسی صورت میں خرید وفروخت کے معاملے کو فسخ (ختم کرنا) اور اس

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

DAR
Jamia
Pakistan, 752

"اگر حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب کو اختیار کیا جائے تو ماکولات و مشروبات کے علاوہ بقیہ تمام چیزوں میں ان کے نزدیک بیع قبل القبض کے جائز ہونے کی وجہ سے سہولت اور آسانی ہو جائے گی اور موجودہ دور میں ضرورت کے وقت حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب کو اختیار کر کے لوگوں کو حرج اور تنگی سے بچانا ضروری ہے۔ "لا حرج في الدين، يسروا ولاتعسروا" کا ارشاد ہے اور فقہائے کرام رحمہم اللہ کا اصول ہے: "إذا ضاق الأمر اتسع، المشقة تجلب التيسير" اس لیے امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب کو اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"

جدید فقہی مباحث: (ج:15، ص:89)

ان کے علاوہ حضرت مولانا محمد زید ندوی مد ظلہم نے بھی جدید فقہی مباحث: (ج:15، ص:146) میں مذکور اپنے ایک مقالہ میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ کا "ملفوظاتِ حکیم الامت" سے درج ذیل قول نقل کرنے کے بعد مالکیہ کے مسلک پر عمل کرنے کی تجویز پیش کی ہے:

"میں نے چاہا تھا کہ تمام لوگ اپنے معاملات کے مسائل لکھ کر میرے پاس سوالات کی شکل میں جمع کروادیں، خواہ ان کا تعلق کاروبار سے ہو یا زراعت سے یا ملازمت سے۔ میں ان کا حل تلاش کر کے بتادوں گا، اگر حنفیہ کے مسلک میں گنجائش نہ نکلتی ہو تو میں شافعیہ کے مذہب پر فتوی دوں گا، حنابلہ کے مذہب پر فتوی دوں گا، مالکیہ کے مذہب پر فتوی دوں گا اور اگر کہیں سے حل نہ نکلتا ہو تو اس کی کوئی آسان صورت بتادوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اب ضعف کی وجہ سے ہمت نہیں رہی۔"

نیز مذکورہ صورت میں علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ کی درج ذیل عبارت سے بھی کوئی عمل لا علمی میں اپنے مذہب کے خلاف ہو چکنے کے بعد مذہب غیر پر عمل کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حاشية ابن عابدين (75/1) ایچ ایم سعید:

<u>وقال أيضا: إن له التقليد بعد العمل كما إذا صلى ظانا صحتها على مذهبه ثم تبين بطلانها في مذهبه وصحتها على مذهب غيره فله تقليده،</u> ويجتزئ بتلك الصلاة على ما قال البزازية: إنه روي عن أبي يوسف أنه صلى الجمعة مغتسلا من الحمام ثم أخبر بفأرة ميتة في بئر الحمام، <u>فقال نأخذ بقول إخواننا من أهل المدينة إذا بلغ الماء قلتين لم يحمل خبثا اه۔</u>

اور صورتِ مسئولہ میں مالکیہ کے مذہب پر عمل کرنے کے لیے دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے: ایک یہ کہ مالکیہ کے مذہب میں بغیر تعیین کے چیز خریدنے کا حکم (کیونکہ مذکورہ صورت میں کھاد کی تعیین بھی نہیں کی گئی تھی، بلکہ صرف پرچی لے کر آگے فروخت کردی گئی تھی)۔ دوسرا یہ کہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے فروخت کرنے کا حکم۔

■ +9221-1111-68384
■ ask@almuftionline.com
■ www.almuftionline.com
■ Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

۶۵ جہاں تک پہلے مسئلے کا تعلق ہے تو اس میں مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی عین چیز (کرنسی کے علاوہ بقیہ چیزیں جیسے سامان وغیرہ) کی خرید وفروخت کی جائے اور اس کی اکائیوں میں زیادہ فرق نہ ہو(أی کان المبیع مما لاتتفاوت أحاده تفاوتا مفضیا إلی النزاع) جیسے گندم وغیرہ تو اس کی تعیین ضروری نہیں، بلکہ قبضہ کرتے وقت خود بخود تعیین ہو جائے گی، چنانچہ علامہ دسوقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حاشية الدسوقي (2/3):

قوله (معين غير العين فيه) إضافة غير فيه للعموم أي معين فيه كل ما خالف العين خرج السلم فإن غير العين فيه ليس معينا بل في الذمة والمراد بالمعين ما ليس في الذمة فيشمل الغائب فبيع الغائب ليس سلما لأن غير العين فيه معين والحاصل أن العين لا يجب أن تكون معينة في البيع والسلم وأما غير العين فيجب أن يكون معينا في البيع وغير معين في السلم.

باقی قبضہ سے پہلے آگے فروخت کرنے میں فقہائے مالکیہ رحمہم اللہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر طعام یعنی بطور غذا استعمال کی جانے والی چیز کی خرید وفروخت کی جائے تو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے بیچنا منع ہے اور غذائی چیزوں کے علاوہ بقیہ اشیاء مثلاً: کھاد، سیمنٹ اور دیگر خارجی طور پر استعمال کی جانے والی چیزوں کی خرید وفروخت میں ان پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے فروخت کرنا جائز ہے، مالکیہ کا مشہور مذہب یہی ہے، چنانچہ "المدونة الکبری" میں امام مالک رحمہ اللہ کا قول مذکور ہے کہ کھانے اور پینے کی چیزوں کے علاوہ دیگر اشیاء کو قبضہ کرنے سے پہلے آگے فروخت کرنا جائز ہے، عبارت ملاحظہ فرمائیں:

المدونة الكبرى (134/3) دار الكتب العلمية بيروت۔لبنان:

وكل شيء ما خلا الطعام والشراب فهو جائز أن تبيعه قبل أن تستوفيه إن كنت اشتريته وزنا أو كيلا أو جزافا فهو سواء، وكان الحديث إنما جاء في الطعام وحده.

اسی طرح مالکیہ کے مشہور عالم علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الكافي في فقه أهل المدينة (661/2) الناشر: مكتبة الرياض الحديثة، المملكة السعودية:

كل ما اشتريت من العروض كلها الحيوان والعقار والثياب وغير ذلك ما خلا البيع من الطعام على الكيل فلا بأس عند مالك أن يبيع ذلك قبل أن يقبضه.

یعنی کھانے کی چیزوں کے علاوہ جانور، زمین، کپڑے اور دیگر سامان کی خرید وفروخت میں امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ان پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی عبارات میں فقہائے مالکیہ رحمہم اللہ کا یہی مذہب نقل کیا گیا ہے، نیز فقہائے حنابلہ رحمہم اللہ کا بھی راجح مذہب یہی ہے۔(دیکھیے عبارات: 3تا12)

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

حينئذ، وليس للبائع أن يعطي المشتري سواه من جنسه إلا برضاه. والإشارة أبلغ طرق التعريف. وإما أن لا يعين المبيع في العقد، بأن كان غائبا موصوفا، أو قدرا من صبرة حاضرة في المجلس، وحينئذ لا يتعين إلا بالتسليم. وهذا عند الحنفية والمالكية والحنابلة۔

۴۔حاشية ابن عابدين (73/5) ايچ ايم سنعيد:

وقيد بقوله وقبضه لأن بيع المنقول قبل قبضه لا يجوز ولو من بائعه كما سيأتي في بابه

۵۔حاشية الدسوقي (151/3) دار الفكر، بيروت:

وجاز البيع قبل القبض لكل شيء ملكه بشراء أو هبة إلا مطلق الخ قوله (إلا مطلق طعام المعاوضة) أي إلا الطعام الذي حصل بمعاوضة مطلقا أي سواء كان ربويا أو غير ربوي قوله (فلا يجوز بيعه قبل قبضه) أي لما ورد في الموطأ والبخاري ومسلم عن أبي هريرة من النهي عن ذلك وهو أن رسول الله قال من اشترى طعاما فلا يبعه حتى يكتاله۔

٦۔الذخيرة (135/5) شهاب الدين أحمد بن إدريس القرافي، دار الغرب، بيروت:

لا يقف شيء من التصرفات على القبض إلا البيع فيمتنع في بيع الطعام قبل قبضه لقوله عليه السلام في الصحاح : (من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه)-----------
نهيه عن بيع الطعام حتى يستوفى ومفهومه : أن غير الطعام يجوز بيعه وما لا توفية فيه كذلك فيجوز الجزاف من الطعام بقوله تعالى! (وأحل الله البيع)

۷۔مناهج التحصيل ونتائج لطائف التأويل في شرح المدونة وحل مشكلاتها (217/6) لأبي الحسن علي بن سعيد الرجراجي (المتوفى: بعد633هـ):

فإن كان غير الطعام من سائر العروض: فلا خلاف في المذهب في جواز بيعه قبل قبضه.

۸۔الشرح الكبير للدردير (3/ 220) لأبي البركات أحمد بن محمد العدوي ، الشهير بالدردير (المتوفى: 1201هـ):

(ولا) يجوز (دقيق) أي أخذه (عن قمح) مسلم فيه (و) لا (عكسه) بناء على أن الطحن ناقل وإن كان ضعيفا فصارا كجنسين ففي أخذ أحدهما عن الآخر بيع الطعام قبل قبضه. ولما أنهى الكلام على قضاء السلم بجنسه شرع في قضائه بغيره فقال: (و) جاز قضاؤه ولو قبل الأجل (بغير جنسه) أي المسلم فيه بشروط أربعة ذكر المصنف منها ثلاثة أولها قوله: (إن جاز بيعه) أي المسلم فيه (قبل قبضه) كسلم ثوب في حيوان فأخذ عنه دراهم إذ يجوز بيع الحيوان قبل قبضه۔

۹۔شرح التلقين (2/ 167): أبو عبد الله محمد بن علي بن عمر التَّمِيمي المازري المالكي (المتوفى: 536هـ) دار الغرب الإسلامي:

فإن المالكية تمنع بيع الطعام قبل قبضه (إذا كان دنانير أو دراهم أو ما يجوز بيعه قبل قبضه. وأما العين فإن منهم منع منه قبل القبض. والمشهور عندهم جوازه لكون العين له حرمة۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

٦٧ لہذا مالکیہ کے مذہب پر عمل کرتے ہوئے صورتِ مسئولہ کا حکم یہ ہے کہ کھاد چونکہ بطور غذا استعمال کی جانے والی چیزوں میں سے نہیں ہے اور آپ کے کھاد خریدنے اور بیچنے کے وقت اتنی کھاد فروخت کنندہ کے پاس موجود تھی، صرف کھاد کی تعیین اور اس پر قبضہ نہیں کیا گیا تھا، جیسا کہ سوال میں مذکور ہے، لہذا ایسی صورت میں آپ نے اس کھاد پر قبضہ کرنے سے پہلے قمر الحق کو فروخت کر دیا تو ماضی میں ہو جانے والے عمل کو درست قرار دیا جائے گا، پھر قمر الحق کا آگے کاشتکاروں کو فروخت کرنا بھی مالکیہ کے مذہب کے مطابق درست قرار پائے گا۔ البتہ آپ کا قمر الحق سے رقم وقت پر نہ ادا کرنے کی وجہ سے نفع کا مطالبہ کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں، کیونکہ یہ سود ہے۔

واضح رہے کہ اس فتوے پر عمل کرنا اسی وقت جائز ہے جب واقعتاً آپ کی معاشی حالت اتنی کمزور ہو کہ آپ کے پاس خریدار کو واپس کرنے کے لیے سوال میں ذکر کردہ رقم موجود نہ ہو۔ نیز آئندہ کے لیے اس طرح کی خرید و فروخت سے مکمل اجتناب کیا جائے، اس فتوی کو بہانہ بنا کر آئندہ ایسا معاملہ کرنا ہرگز جائز نہیں۔ باقی یہ فتوی چونکہ مالکیہ کے مسلک پر دیا گیا ہے، اس لیے مذکورہ مسئلہ کے بارے میں دیگر اہلِ فتوی علمائے کرام سے بھی رجوع کیا جائے تو مناسب ہو گا۔

تنبیہ: سوال میں ذکر کردہ صورتِ حال کے پیشِ نظر اس خاص مستفتی کے لیے مذہبِ غیر پر فتوی دیا گیا ہے، لہذا اس کو حکمِ عام سمجھ کر دوسرے مستفتی حضرات پر اس کا اطلاق نہ کیا جائے، الا یہ کہ وہ بھی اس طرح کی صورتِ حال سے دوچار ہوں تو اس پر غور کیا جائے۔

١۔الفقه الإسلامي وأدلته (175/5) دار الفكر، دمشق:

إذا كان المبيع قطناً، فغزله، أو غزلاً فنسجه، أو حنطة فطحنها، أو سمسماً أو عنباً فعصره، أو ساحة فبنى عليها، أو شاة فذبحها وشواها أو طبخها ونحوها؛ إذ القبض في البيع الفاسد كقبض الغصب؛ لأن كل واحد منهما مضمون الرد حال قيامه، ومضمون القيمة أو المثل حال هلاكه، فكل ما يبطل حق المالك في الغصب يبطله في البيع. وحينئذ يلزم المشتري بدفع قيمة الشيء المبيع يوم القبض، كما في الغصب.

٢۔بدائع الصنائع (303/5) فصل في حكم البيع:

ولو كان المبيع ثوبا فقطعه المشترى وخاطه أحدث قميصا في المبيع بطنه صنعا وحشاه لو أحدثه بطل حق الفسخ وتقرر عليه قيمته يوم القبض۔

٣۔الموسوعة الفقهية الكويتية (16/9)

وتعيين المبيع أمر زائد عن المعرفة به، لأنه يكون بتمييزه عن سواه بعد معرفة ذاته ومقداره، وهذا التمييز إما أن يحصل في العقد نفسه بالإشارة إليه، وهو حاضر في المجلس، فيتعين

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

DAR UL IFTA
Jamia ...
Pakistan, 75950

١٠ـالفواكه الدواني (1098/3): أحمد بن غنيم بن سالم النفراوي (المتوفى: 1126هـ)
مكتبة الثقافة الدينية:

أن النهي إنما ورد عن بيع الطعام قبل قبضه، والقبض لا يلزم منه الكيل ولا الوزن ولا العدد.

١١ـالموسوعة الفقهية الكويتية (126/9):

ومذهب المالكية أن المحرم المفسد للبيع ، هو بيع الطعام دون غيره من جميع الأشياء قبل قبضه ، سواء أكان الطعام ربويا كالقمح ، أم غير ربوي كالتفاح عندهم . أما غير الطعام فيجوز بيعه قبل قبضه.

١٢ـالفقه الإسلامي وأدلته (73/7):

أما المالكية: فإنهم قصروا المنع في بيع الشيء قبل قبضه على بيع الطعام خاصة، إذا بيع بالكيل أو الوزن أو العد، أما غير الطعام أو الطعام المبيع جزافاً: فيجوز بيعه قبل قبضه، لغلبة تغير الطعام بخلاف ما سواه، ولمفهوم حديث ابن عمر الذي رواه أصحاب الكتب الستة ما عدا ابن ماجه أن رسول لله صلى الله عليه وسلم قال: «من ابتاع طعاماً، فلا يبعه حتى يقبضه». والعلة في منع بيع الطعام قبل قبضه عندهم: هي أنه قد يتخذ ذريعة للتوصل إلى ربا النسيئة، فهو شبيه ببيع الطعام بالطعام نسيئة، فيحرم سداً للذرائع.

١٣ـالكافي في فقه ابن حنبل (14/2):

ومن اشترى مكيلا أو موزونا لم يجز له بيعه حتى يقبضه في ظاهر كلام أحمد ﵁ و الخرقي وما عداهما يجوز بيعه قبل القبض لقول النبي صلى الله عليه وسلم: [من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه]

١٤ـالمغني (239/4):

بيع المبيع والدين قبل القبض:

مسألة: قال: ومن اشترى ما يحتاج إلى قبضه لم يجز بيعه حتى يقبضه ـ قد ذكرنا الذي لا يحتاج إلى قبض والخلاف فيه وكل ما يحتاج إلى قبض إذا اشتراه لم يجز بيعه حتى يقبضه لقول النبي صلى الله عليه وسلم: [من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه] متفق عليه ولأنه من ضمان بائعه فلم يجز بيعه كالسلم ولم أعلم من أهل العلم خلافا إلا ما حكي عن البتي أنه قال: لا بأس ببيع كل شيء قبل قبضه وقال ابن عبد البر: وهذا قول مردود بالسنة والحجة المجمعة على الطعام وأظنه لم يبلغه هذا الحديث ومثل هذا لا يلتفت إليه وأما غير ذلك فيجوز بيعه قبل قبضه في أظهر الروايتين.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتي أونلاين

١٥ـأصول الإفتاء وأدابه:(ص:204)للشيخ محمد تقي العثماني حفظه الله:

فينبغي للمفتي أن يسهل على الناس في الأخذ بما هو أرفق فيما تعم به البلوى، سواء كان في غير مذهبه من المذاهب الأربعة، وقد أوصى بذلك شيخ مشايخنا العلامة رشيد أحمد الكنكوهي رحمه الله تعالى صاحبه الشيخ العلامة أشرف علي التهانوي رحمه الله تعالى ، وقد عمل بذلك الشيخ التهانوي قدس الله سره في كثير من المسائل في"إمداد الفتاوى".

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم

محمد نعمان خالد

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

۲ ذو الحجہ ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

محمد عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

۳ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۱۴۳۸/۱۲/۶ھ

الجواب صحیح

[illegible] باز

جامعۃ الرشید کراچی

۱۴۳۸/۱۲/۵ھ

الجواب صحیح

بندہ [illegible] عفی عنہ

۳۸/۱۲/۵ھ

دار الافتاء

جامعۃ الرشید

احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

رمضان ۱۳۸۳ھ

فتویٰ نمبر:

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE